رسائل و مسائل

زیورات پر زکوٰۃ

ملک غلام علی صاحب

سوال: مجھے زکوٰۃ کے بارے میں نصوص شرعیہ کی روشنی میں چند سوالات کا جواب درکار ہے:

۱۔ زیورات کی زکوٰۃ کے بارے میں ایک مکتب فکر یہ پایا جاتا ہے کہ وہ تمام زیورات جو کسی خاتون کے مستقل طور پر زیر استعمال رہتے ہوں، یا وہ زیورات جو فی زمانہ ایک سفید پوش گھرانے کی خاتون کے پاس مستقلاً رہنے چاہئیں، ان پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔ خواہ اُن کے سونے کی مقدار، مقررہ نصاب (یعنی ساڑھے سات تولہ) سے زائد ہی کیوں نہ ہو۔

۲۔ یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ طلائی زیورات تیار کرتے وقت زرگر حضرات اصل سونے کے ساتھ کچھ تانبا وغیرہ بھی شامل کر دیتے ہیں اور پھر خریدار سے اصل سونے اور ملاوٹ کے تانبے دونوں سے مجموعی وزن کو سونے کا وزن قرار دے کر اس کی قیمت وصول کرتے ہیں۔ لیکن جب کوئی شخص اپنا زیور فروخت کرنا چاہے تو زرگر حضرات اُس کے وزن سے، ایک رتی تا سوا رتی فی ماشہ کے حساب سے زیور میں شامل ملاوٹ (یا کھوٹ) کا وزن وضع کر کے زیور کی قیمت ادا کرتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ زیور کی سال بہ سال زکوٰۃ نکالتے وقت اس میں موجود سونے کی مقدار کا تعین "کھوٹ" نکال کر کیا جائے یا "کھوٹ" شامل کر کے؟

۳ — ایک ایسی عمر رسیدہ خاتونِ خانہ جس کا نان و نفقہ اب اس کے عزیزوں کی طرف سے فراہم کیا جاتا ہے۔ آیا اس پر اپنے زائد از نصاب زیورات پر زکوٰۃ واجب قرار پاتی ہے؟ جب کہ آپ سے اس زکوٰۃ کی رقم بھی لامحالہ اپنے عزیزوں ہی سے لے کر ادا کرنا ہوگی۔

۴ — اگر کوئی شخص اپنے ملکیتی زیورات کی زائد از نصاب مقدار کو محض اس خیال کے تحت فروخت کر دیتا ہے کہ اس طرح وہ اپنے اوپر عائد ہونے والی زکوٰۃ سے بچ جائے گا تو اس کا یہ اقدام، حیلہ جوئی کی قباحت سے ملوث تو نہیں ہو جائے گا؟

۵ — بعض اوقات سفید سکنی اراضی کے پلاٹ بغرض ذاتی رہائش خرید لیے جاتے ہیں۔ لیکن ایک خیال یہ بھی ہوتا ہے کہ بعد ازاں کسی مناسب موقع پر ان کا کچھ حصہ فروخت کر کے (ظاہر ہے نفع پر) تعمیری اخراجات پورے کیے جائیں ایسا پلاٹ اگر ایک سال تک خالی پڑا رہے۔ تو آیا اس کی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوگی؟ نیز کونسی قیمت پر؟ اس کی قیمت خرید پر؟ یا بوقت حسابِ زکوٰۃ عام بازار کی قیمت پر؟

جواب: آپ کے سوالات کے جوابات درج ذیل ہیں:۔

۱ — بلاشبہ ایک مکتبِ فکر کے مطابق جو زیورات کسی خاتون کے زیرِ استعمال معمولاً یا مستقلاً رہتے ہوں، اُن پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ لیکن میرے ناقص علم و فہم کی حد تک یہ مسلک قابلِ ترجیح نہیں اور احتیاط اسی میں ہے کہ ہر طرح کا زیور جو بقدرِ نصاب ہو، اُس پر زکوٰۃ واجب ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ بالعموم استعمال میں رہنے والے زیورات کی تعریف و نوعیت میں عہدِ نبوی و قرونِ ماضیہ کے حالات اور آجکل کے احوال میں بنیادی تغیر واقع ہو چکا ہے۔ اُس زمانے میں سونے چاندی کے کنگن، کئی کئی بالیاں، پازیب اور ہار وغیرہ اکثر و بیشتر بیبیوں اور خواتین کا ایسا لباسِ زینت تھیں جو شاذ و نادر ہی جسم سے جدا ہوتا تھا۔ لیکن موجودہ زمانے میں چند ہلکے پھلکے زیورات (مثلاً انگوٹھی، چوڑی، بالی، کانٹے) کے ماسوا زیادہ تر زیور ایسے ہوتے ہیں جو شادی بیاہ

کے موقع پر تو پہنے جاتے ہیں، ورنہ انہیں کمال حفاظت کے ساتھ آہنی سیف یا بنک لاکر میں مقفل رکھا جاتا ہے۔ میرے نزدیک یہ بالعموم مستعمل زیورات کی تعریف ہی مشکل ہی سے آتے ہیں اور ان پر زکوٰۃ ادا نہ ہو تو یہ کنزِ ممنوع کی تعریف میں داخل ہو جائیں گے۔

۲۔۔ جن فقہاء اور محدثین نے زیورات کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ رکھا ہے۔ انہوں نے اس کے ساتھ بعض شرائط بھی عاید کی ہیں۔ مثلاً حنابلہ اور بعض دیگر فقہاء فرماتے ہیں کہ جو زیورات استعمال کے لیے بنائے گئے ہیں اور بوقت ضرورت عاریۃً بھی دیے جاتے ہیں، ان پر زکوٰۃ نہیں۔ انہیں مستعار دینا ہی زکوٰۃ ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ احکام وضع کرتے وقت ایسا معاشرہ پیشِ نظر تھا جس کے عام افراد میں سادگی، دیانت داری، بھائی چارگی بدرجۂ اتم موجود تھی۔ اُس وقت زیور ہی نہیں، لباسِ عروسی وغیرہ بھی عاریۃً دیئے اور لیے جاتے تھے۔ آج صورتِ حال قطعاً مختلف ہے۔ سونے چاندی کی قیمت اتنی زیادہ ہو چکی ہے کہ انہیں مستعار دینے میں جتنے خطرات ہو سکتے ہیں، ان سے محفوظ تر اور بہتر راستہ زکوٰۃ دے دینا ہے۔ تاہم اگر کتاب و سنّت میں ایسی نصوص قطعیہ وارد ہوتیں جو زیورات کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ کر دیتیں تو اُن کی تعمیل و تسلیم میں ہرگز تامل و تردد نہ ہوتا۔ لیکن یہاں بعض ایسی احادیث موجود ہیں جن میں زیور کی زکوٰۃ نہ دینے پر سخت وعید نبوی مذکور ہے۔ مثلاً دو عورتیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں جن کے ہاتھوں میں سونے کے کنگن تھے۔ آنحضورؐ نے پوچھا۔ کیا ان کی زکوٰۃ دیتی ہو۔ انہوں نے نفی میں جواب دیا تو آنحضورؐ نے فرمایا: "کیا تم چاہتی ہو کہ تمہیں اللہ تعالیٰ آگ کے کنگن پہنائے۔ ان کی زکوٰۃ ادا کرو"۔ سنن ترمذی، ابی داؤد، نسائی میں یہ حدیث آئی ہے۔ اگرچہ ان احادیث کی سند میں ضعف ہے، لیکن حنفیہ اور بعض دیگر علماء کا عمل ان کے مطابق ہے۔ چنانچہ امام ترمذی یہ حدیث نقل کرنے کے بعد فرماتے ہیں۔ اصحابِ علم کا اس مسئلے میں اختلاف ہے۔

صحابہ کرام و تابعین میں سے بعض اہل علم کے نزدیک سونے چاندی کے زیور میں زکوٰۃ ہے۔ سفیان ثوریؒ، عبداللہ بن مبارک بھی اسی مسلک کے قائل ہیں۔ حضرت ابن عمرؓ، حضرت عائشہؓ، حضرت جابر بن عبداللہؓ اور حضرت انسؓ زیور میں زکوٰۃ کے قائل تھیں۔

بہر کیف میرے نزدیک مسلک راجح کے مطابق زیورات بقدر نصاب وزن کے ہوں تو ان

پر زکوٰۃ ہے۔ اس کے حق میں ایک دلیل یہ بھی ہے کہ فقراء اور مساکین کے حق میں یہ زیادہ نفع بخش ہے اور اس پر عمل کرنے والا اختلاف سے بری و بالاتر ہو جاتا ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے کہ ہمارے دیار کے متعدد اہل حدیث علماء کا فتویٰ بھی یہی ہے کہ زیور پر زکوٰۃ عاید ہوتی ہے۔

۳۔ زیور کے وزن کا اعتبار کھوٹ کم کر کے بقیہ وزن کے لحاظ سے ہوگا۔

۴۔ جو خاتون بقدر نصاب زیور کی مالکہ ہیں، اُن پر زکوٰۃ تو واجب ہے۔ جو عزیز ان کا نان و نفقہ فراہم کرتے ہیں، وہ اُن کی زکوٰۃ بھی دے دیں۔ اس کا اجر و ثواب خاتون اور اعزّہ دونوں کو ملے گا۔ یا پھر خاتون زیور کا کچھ حصہ بیچ دیں تاکہ وہ نصاب سے کم ہو جائے۔ ان کے لیے یہ بات ناپسندیدہ حیلہ جوئی میں شمار نہ ہوگی۔ لیکن جو مرد یا عورت اپنی ضروریاتِ زندگی فراہم کرسکتا ہے۔ اور زکوٰۃ بھی دے سکتا ہے وہ آخر زکوٰۃ کو چٹی کیوں سمجھتا ہے؟

۵۔ خالی پلاٹ پر زکوٰۃ عاید نہیں ہوتی۔ زکوٰۃ (عشر) زرعی پیداوار پر واجب ہے۔

- تفسیر فی ظلال القرآن (پارہ اوّل) سید قطب شہید ترجمہ سید معروف شاہ شیرازی ۹۰/- روپے
- نشانات راہ 〃 〃 ۵۰/- 〃
- حسن البناء شہید کی یادداشتیں ، سید حسن البناء شہید 〃 〃 ۳۲/- 〃
- سیرت القرآن حصہ اوّل سید معروف شاہ شیرازی ۵۰/- 〃
- 〃 حصہ دوم 〃 〃 ۶۰/- 〃
- THE SHAPE OF BASIC ORGANS IN ISLAMIC STATE ۵۰/- 〃
- تفسیر فی ظلال القرآن (پارہ دوم) سید قطب شہید ترجمہ سید معروف شاہ شیرازی (زیر طبع)
- (پارہ سوم) 〃 〃 〃 (〃)
- اِسلام اور جمہوریت جرنیلوں اور ججوں کے زیرِ سایہ سید معروف شاہ شیرازی ۳۲/- 〃
- اِسلامی انقلاب کی منہاج 〃 〃 (〃)

ناشر: اِدارہ منشوراتِ اسلامی ○ منصورہ ○ ملتان روڈ۔ لاہور ۱۸
اِدارہ منشوراتِ اسلامی ○ چنار کوٹ، ضلع مانسہرہ

ڈسٹری بیوٹر: مکتبہ تعمیر انسانیت ○ اُردو بازار ○ لاہور